Sahaba Ikram ka Tarika-e-Wasila

Allama Mufti Muhammad Faiz Ahmed Owaisi Qadri (R.A)

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تری سمت اور وسیلہ کیا ہے

صحابہ کرام کا طریقۂ وسیلہ

از قلم
شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

باہتمام
خطیب اہلسنت
مولانا سید حمزہ علی قادری

عطاری پبلیشرز
دوکان نمبر 12 شاہراہ فیضان مدینہ (بی روڈ)، ڈاکخانہ، لیاقت آباد کراچی
فون: 0300-9279354 - 0320-4333547

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : وسلئہ طریقہ صحابہ

مصنف: محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ بہاولپور پاکستان

باہتمام : حضرتِ علامہ محمد حمزہ علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر: عطاری پبلشرز، ٹریڈ ایونیو تائن فلور، کمرہ نمبر 49-47
فون 2432429 موبائل 0320-4333547

ضخامت : 32 صفحات

قیمت : 22 روپے

کمپوزنگ : عبید رضا عطاری کمپوزنگ (603734)

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔

۲۔ مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبر ا کراچی فون 4943368

۳۔ صفہ پبلشرز سولجر بازار، گلزار حبیب کراچی

۴۔ مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/ شہید مسجد کھارادر کراچی 2314045

۵۔ مکتبہ المصطفیٰ /۴۔ مکتبہ قاسمیہ رضویہ ابرائٹ کارنر، سبزی منڈی کراچی۔

۶۔ ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918

۷۔ مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی فون 2637897

۸۔ مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدر آباد سندھ فون 641926

۹۔ مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور/ ۹۔ سنی کتب خانہ۔ مرکز

۱۰۔ اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۱۱۔ قادری کتب خانہ ۹۰ بیکھٹی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون: 591008

۱۲۔ مکتبہ ضیائیہ بوھر بازار راولپنڈی فون 552781 ۱۳۔ مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۴۔ مکتبہ قطب مدینہ، صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	۱
۲۔	عقیدہ وھابیہ نجدیہ	۲
۳۔	عقیدہ اہلسنت	۳
۴۔	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ	۳
۵۔	نابینا صحابی	۳
۶۔	وسیلہ آدم علیہ السلام	۴
۷۔	ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ	۱۰
۸۔	اعرابی صحابی	۱۱
۹۔	وسیلہ عبداللہ بن القرط باھل بیت	۱۳
۱۰۔	مزید توضیح	۱۴
۱۱۔	فتح ونصرت کے راز کا اظہار	۱۶
۱۲۔	عبداللہ صحابی کا عمل اور اہلسنت کی تائید	۱۶
۱۳۔	بلال بن حارث صحابی اور وسیلہ	۱۸
۱۴۔	فائدہ	۱۹
۱۵۔	ازالہ وھم	۲۱
۱۶۔	توسل اعرابی اور صحابی کرام	۲۲
۱۷۔	توسل وعرابی اور علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ	۲۳
۱۸۔	ضیافت ودعوت کیا ہے؟	۲۴
۱۹۔	قراءت القرآن عند القبور	۲۴
۲۰۔	اجماع امت	۲۵
۲۱۔	عقائد ومسائل اہلسنت کا حل	۲۶
۲۲۔	آخری التماس	۲۹

☆☆☆

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمداللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

امابعد! فقیر اس سال ۱۴۲۱ھ ماہ ربیع الاول کے اورخر میں مدینہ طیبہ سے واپس رفقاء سمیت جدہ ائیر پورٹ پہونچا۔ ڈرائیور بدّو تھا اس کی گاڑی میں چند رسائل نظر آئے باجازت ڈرائیور فقیر نے وہ تمام رسائل اٹھالیتے مختلف موضوع پر وہ کل تین رسالے تھے انمیں ایک رسالہ،، الوسیلہ،، عربی میں تھا کل ۵۴۰ صفحے ہونگے قرآن واحادیث اور ادبن تیمیہ وابن کثیر وابن قیم کے اقوال سے ثابت کیا گیا کہ وسیلہ ہر طرح سے شرک ہے آیات واحادیث وہی جو تینوں اور بت پرستوں کے لئے وارد ہیں اور ابن تیمیہ مع اتباعہ خورج کی نشانی۔۔

فقیر نے اس رسالہ میں صرف،، صحابہ کرام،، کے متعلق احادیث نمونہ کے طور جمع کر کے اس رسالہ کا نام رکھا ہے،، الوسیلہ طریقۃ الصحابہ،، اہل اسلام یقین کریں کہ صحابہ کرام سے لیکر تاحال سوائے ابن تیمیہ مع اتباعہ اور محمد عبدالوہاب بخدی کے وسیلہ کا کوئی منکر نہیں ابن تیمیہ مع اتباعہ اور محمد بن عبدالوہاب بالاتفاق خوارج (خارجی فرقہ) ہیں۔ ایک اہل اسلام کے اختیار ہے کہ وہ خوارج میں شامل ہوں یا جمہور اہل اسلام کے ساتھ رہیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمدو نصلّی و نسلّم علی رسوله الکریم . امابعد وسیلہ بنیادی مسئلہ ہے بہت سے مسائل اسی پر موقوف ہیں اہلسنّت کو انہی مسائل کی بنیاد پر وہابی دیو بندی مشرک گردانتے ہیں فقیر ان کا اور اہلسنت کا موقف عرض کر کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راضات۔

عقیدہَ وھابیہ نجدیہ:۔

حضرت انبیاء واولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر ان کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے تو وہ ابو جہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب گو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح مغرور نہیں کہ کوئی رعایتی بہتیرا ہی التجا کرے اس کی طرف مارے غرور کے خیال نہیں کرتے اس لئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں تاکہ انہیں کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا رحیم و کریم ہی وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان ص ۳۸)۔

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان ص ۶)۔

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)۔

عقیدہ اہلسنّت:

حضرات انبیاء واولیاء درگاہ الٰہی میں وسیلہ ہیں۔ اوران کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے اورانکی برکات وسیلہ سے مشکلات آسان ہوتی ہیں۔

قرآن (۱) یا ایھاا لذین لآمنو اتقوا اللہ ج۔ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو۔ وابتغو الیہ الوسیلة وجاھدو افی سبیلہ لعلکم تفلحون مجھاد اورخدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اوراسکی راہ میں جہاد کرو امید رکھو کامیاب ہوجاؤ گے۔ (ص ٦ فائدہ)۔

(۲) وکانو امن قبل یستفتحون علے الذین کفرو ا ٥ (سورۃ بقرپ ا ع ۱۱) اوروہ اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

(۳) ولوانھم اذظلمو اانفسھم جاؤک فاستغفرو االلہ واستغفر لھم الرسول لوجد وااللہ تو ابارحیما (سورہ نساء پ ٥ ع ٦)۔ اوراگروہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اسکی سفارش فرمائے توضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

فائدہ: انکے علاوہ بکثرت آیات ہیں تبرکاً انہی تین پر اکتفا کیا گیا ہے تفصیل فقیر کی تصنیف ،،الوسیلہ،، میں پڑھیے۔

احادیث مبارکہ:

(۱) عن سورھل تنصرون الابفعفائکم بدعوتھم واخلامھم (جامع صغیر ص ۱۸۳ ج ۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم مدد نہیں کئے جاتے مگر بوسیلہ اپنے کمزوروں کے انکی دعاؤ اخلاص کی وجہ سے (فائدہ) اس روایت سے ثابت ہوا کہ صنفاء یعنی محبوبان خدا کی برکت اور وسیلہ سے اللہ تعالیٰ۔ اسکی مزید توضیح آتی ہے۔

(۲) جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کے ساتھ مل کر قبر تیار کی اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی باہر نکالی اور جب قبر تیار ہو گئی۔

فلما فرغ دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاضطجع فيه ثم قال: الحمدلله الذى يحيى ويميت وهو حيى لا يموت ، اغفرلامى فاطمه بنت اسد ولقنها حجتها ، واوسع عليها مد خلها بحق نبيك والنبيآء الذين من قبلى فانك ارحم الرحمين (حلیۃ الاولیاء جلد ۳ ص ۱۲۱)۔ پس جب قبر بنانے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قبر میں لیٹ گئے اور کہا سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئیگی (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کی مغفرت فرما اور قبر میں نکیرین کو جواب دینے کی توفیق عطا فرما۔ اور قبر کشادہ کر دے۔ اپنے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو ہم سے پہلے انبیاء اکرام ہیں اُن کے ۔۔ وسیلے سے بیشک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(۳)عن ابى سعيد ن الخدرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته الىٰ الصلوٰة فقال اللهم انى اسئالك بحق السائلين عليك واسئالك بحق ممشاى هذا فانى لم اخرج اشر ا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فاسئلك ان تعيذنى من النار وان تغفرلى ذنوبى انه لا يغفر الذنوب الا انت اقبل الله عليه بوجهه واستغفرله سبعون الف ملك ۔ (ابن ماجہ ص ۵۷)۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلا نماز کی طرف پھر اس نے کہا۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تجھ سے سوال کرنے والوں کے ۔۔ وسیلے سے

اور نماز کی طرف اپنے چلنے کے وسیلے سے۔ بیشک میں تکبر وغرور اور ریا کاری اور نمائش کے لیے نہیں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا چاہتے ہوئے نکلا ہوں پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو آگ سے بچا اور میرے گناہ معاف فرما، بیشک تو ہی۔۔ گناہ معاف فرماتا ہے (جو یہ دُعا کرے) تو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص اس پر متوجہ ہوتی ہے اور اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

معمولات صحابہ (رضی اللہ عنہم) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر مشکل کے وقت بارگاہ حق میں وسیلہ پیش کیا چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

من انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه انا کنا نتوسل الیک نبینا صلے الله علیه وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون. (بخاری شریف ص ۱۳۷ ب ۴ ج ۱)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں اسطرح دعا کی اے اللہ ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے تو ہمیں سیراب کرتا اور ہم تیری طرف اپنے نبی کے چچا حضرت عباس کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کردے کہا راوی نے تو وہ سیراب کردیئے گئے۔

فائدہ

اس حدیث شریف مزید وضاحت فقیر کے رسالہ،، بالاشخاص،، میں دیکھئے۔

نابینا صحابی:

عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضی البصراتی النبی صلی الله علیه وسلم وقال ادع الله ان یعا فینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیرلک قال فلا عه قال خاصِره ان یتوضاء وفیحسن وضوئه

ویدعو بھذا الدعا اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی ۔ (ترمذی شریف ص ۵۱۵ ج ۲)۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک مرد کمزور بینائی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ سے یہ دعا کیجئے کہ وہ مجھے اس مجبوری سے عافیت دے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے عرض کیا کہ حضور دعا کر دیں راوی نے کہا کہ حضور نے اسکو وضو کرنے کا حکم دیا کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا کرے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمہ محمد کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں ۔ اے نبی میں تمہارے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت روائی ہو جائے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں صاف صاف ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابی کو وسیلہ کا طریقہ خود سکھایا اور بیہقی شریف میں ہے کہ اس وسیلہ کی برکت سے وہ نابینا ہو گیا۔

وسیلہ آدم علیہ السلام:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلیہ اللہ علیہ وسلم لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یارب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یآدم وکیف عرفت محمد اولم اخلقہ قال لانک یارب کا خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فراء یت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تصنف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدم انہ لاحب الخلق الی واذا سالتنی بحقہ قد غفرت ولولا محمد ما خلقتک

(بیہقی ۔حاکم (مواہب الدنیہ ص ۱۲ ج ۱)۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ۔انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام خطا سے ملوث ہوئے تو انھوں نے عرض کی اے رب میں تجھ سے بوسیلہ محمد کے سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے محمد کو کیسے پہچانا کہ میں نے انہیں پیدا ابھی نہیں کیا ہے۔عرض کیا اے رب جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی ۔تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب مخلوق کا نام ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میرے نزدیک مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے ان کے توسل سے سوال کیا ہے تو میں نے تیری مغفرت کردی اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔

فائدہ:

یہ روایت میں نے اس لئے نقل کی ہے تاکہ معلوم ہو کہ بابائے آدم علیہ السلام کی وسیلہ سے مشکل حل ہوئی ۔وسیلہ شرک ہوتا تو بابا آدم علیہ السلام ہرگز یہ عمل نہ کرتے اور حدیث بھی صحیح ہے اسکی تحقیق ندائے یارسول اللہ ،،اور میں حدیث میں دیکھئے)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ:

عن عبداللہ قال سمعت ابن عمر یتمثل بشعر ابی طالب ۔حضرت عبداللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر سے ابوطالب کا یہ شعر سنا:۔

وابیض یستسقے الغماہ بوجھہ ط ثمال الیتافی عصمۃ للارامل

وقال عمر بن حمزۃ حدیثا سالم عن ابیہ وربما ذکرت قول الشاعر وانا انظر الی وجد النبی صلے اللہ علیہ وسلم یستسقے فما ینزل حتے یحیش کل میزان ۔(بخاری شریف ص ۱۳۷ ج ۱)۔

اور قسم ہے اس گورے چہرہ کی جسکے وسیلے سے بادل سے سیرابی طلب کیجاتی ہے یتیموں کا ماویٰ اور خاکساروں کی پناہ ہے۔ عمر بن حمزہ نے کہا کہ ہم سے سالم نے حدیث بیان کی کہ بسا اوقات میں شاعر کا یہ ذکر کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف نظر کر کے سیرابی طلب کیجاتی ہے تو بارش ہونے لگتی یہانتک کہ ہر پرنالہ بہنے لگتا۔

فائدہ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بارش چاہتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ اقدس کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تو بارش ہو جاتی

اعرابی صحابی:

عن انس بن مالک انه قال جاء رجل الیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله هلکت المراشی وقتطعت السبل فادع الله فدعا الله فمطر نا من الجمعه الی الجمعه فجاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله تهذمت البیوت وتقطعت السبل وهلکت المواشی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم علی ظهور الجبال والا کام بطون الاوم یة ومنابت الشجرفانجابت عن المدینة انجیاب الثوب . (بخاری ص ۱۳۹ جلد اب ۴)۔

حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ جانور ہلاک ہونے لگے اور راستے بند ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے دعا کی تو جمعہ سے جمعہ تک ایک ہفتہ برابر ہمپر بارش ہوئی تو وہی شخص پھر خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مکانات گرنے لگے اور راستے بند ہو گئے اور جانور مرنے لگے تو۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ پہاڑوں اور ٹیلوں کی چوٹیوں پر برسا۔ اور وادیون اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر شہر مدینہ سے ہٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

فائدہ: صحابی نے صحابہ کرام کے مجمع میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حل

مشکل کا عرض کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسکی استدعاء قبول فرما کر مشکل حل کردی۔ اگر وسیلہ بنانا شرک ہوتا تو سرکار کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کب برداشت فرماتے۔ اور اسکی استدعاء پر مشکل حل کرنے کے بجائے اسے وسیلہ سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ آپ کا بدوی کی درخواست قبول فرمانا ہمارے مسئلہ مذکورہ کا حل۔

مدار پر وسیلہ:

عن محمد بن حرب الهلالی قال اتیت قبر النبی صلے الله علیه وسلم فزرته وجلست لجذائه فجاء اعرابی فزاده ثم قال یا خیر الرسل ان الله انزل علیه کتاباصادقاقال فیه ولوانهم اذ ظلمو انفسهم جاؤک فاستغفروالله واستغفرلهم الرسول لوجد والله توابا رحیما . وقد جئتک مستغفرامن ذنبی مشتشفعابک الی ربی وانشاء بقول یا خیز من دفنت بالقاع اعظمه فطاب من طیبهن القاع والاکم نفسی الفداء لقبرانت ساکنه .فیه العفاف وفیه الجودوالکرم .ووقف اعرابی علی قبره الشریف وقال اللهم انک امرت بعتق العبید وهذا حبیبک وانا عبدک فاعتقنی من النار علی قبر حبیبک وفعتف هاتف بی باهذاتسئال العتق لک وحدک هلا مسئالت جمیع الخلق اذهب فقد اعتقناک من النار ابن النجار وابن عساکر (مواهب لدنیه ص ۳۸۸ ج ۲)۔

محمد بن حرب سے مروی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ تو ایک اعرابی بدوی آیا۔ اور اس نے عرض کیا اے بہترین مرسلین اللہ نے تم پر سچی کتاب نازل فرمائی اور اسمیں یہ فرمایا اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں ۔ اور رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللہ کو بہت ضرور بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ۔ تو میں آپکے حضور

اپنے گناہ سے مغفرت طلب کرنیکے لئے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف آپکے وسیلہ سے سفارش چاہتا ہوں اور اس نے یہ شعر پڑھا:۔ اے بہتر ان سب سے جو زیر زمین مدفون ہوں تو انکی خوشبو سے گورستان معطر ہو جائے میری جان اس قبر پر قربان جسمیں آپ ہیں۔ اسمیں ہی جود و عفاف اور کرم اے جان پاک۔ پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک کھڑا رہا اور اس نے کہا اے اللہ تو نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا ہے اور تیرے حبیب ہیں اور میں تیرا بندہ ہوں تو مجھے دوزخ سے آزاد کر اپنے حبیب کے مزار پر تو مجھے ہاتف نے آواز دی اے زرادی مانگنے والے صرف اپنے لئے مانگی کیوں مانگ رہا ہے تمام مخلوق کے لئے کیوں نہ مانگی جاؤ ہم نے تم کو دوزخ سے آزاد کیا۔

وسیلہ عبداللہ بن القرط باہل بیت:

حضرت عمر فاروق نے حضرت عبداللہ بن قرط صحابی کے ہاتھ اپنا خط ابو عبیدہ بن الجرح کے نام یرموک میں بھیجا اور سلامتی کی دعا کی۔ عبداللہ جب مسجد سے باہر آئے تو خیال آیا کہ مجھ سے خطا ہوئی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر سلام عرض نہیں کیا۔ اس لئے وہ روضہ شریف پر حاضر ہوئے۔ وہاں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرات علی ابن ابی طالب وعباس حاضر تھے۔ امام حسن حضرت علی کی گود میں اور امام حسین حضرت عباس کی گود میں تھے۔ حضرت عبداللہ نے حضرت علی وحضرت عباس سے عرض کیا کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ہر دو نے روضہ شریف پر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی:۔

اللھم انا نتوسل بھذا النبی المصطفے والرسول المجتبے الذی توسل بہ ادم فاجیبت دعوتہ وغفرت خطیئۃ الاسھلت علی عبداللہ طریقہ وطوبت،،لہ البعیدوایدت اصحاب نبیک بالنصی انک سمیع الدعاء۔

یا اللہ! ہم اس نبی مصطفےٰ ورسول مجتبےٰ (کہ جن کے وسیلہ سے حضرت آدم کی دعا

قبول ہوگئی اور ان کی خطا معاف ہوگئی) کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ تو عبداللہ پر اس کا راستہ آسان کردے اور بعید کو نزدیک کردے اور اپنے نبی کے اصحاب کی مدد فتح سے کردے۔ بے شک وہ دعا کا سننے والا ہے۔

اس کے بعد حضرت علی نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ اب جائیے۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر وعباس وعلی وحسن وحسین وازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو رد نہ کرے گا۔ حالانکہ انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں اس نبی کا وسیلہ پکڑا ہے جو اکرم الخلق ہیں (فتوح الشام ص ۱۰۵ ج ۱)۔

فوائد (۱) مزارات پر جاکر حل مشکلات کیلئے صحابہ کی سنت ہے (۲) وسیلہ دیکر اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ (۳) محبوبان خدا کے وسیلہ سے مقصد کی کامیابی سے پُر امید ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (۴) اہل بیت کا عقیدہ کا اہل بیت کے وسیلہ جلیلہ سے مشکلیں میں لازناً حل ہوتی ہیں۔ (۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ازواج مطہرات بھی اہلبیت ہیں۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین) (۶) صحابہ کرام مطہرات امہات المومینین (رضی اللہ عنہم اجمعین) باہم شیر وشکر تھے۔ اختلاف اور جھگڑوں کا شوشہ دین سباء کی ٹولی نے چھوڑا ہوا ہے (۷) خلافت فاروق اسیطرح ان سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہما برحق ہے۔ یونہی عثمان غنی وسیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما۔

مزید توضیح:

نفس مسئلہ یعنی صحابہ کرام کا طریقہ وسیلہ بطور دلیل کا یقین تو ہوگیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشکلات کے وقت بارگاہ حق میں اسکے پیاروں کا وسیلہ پیش کرتے، لیکن اس روایت کا پس منظر بھی خالی از دلچسپی نہیں فقیر اسکی توضیح کرتا ہے تاکہ اہلسنّت کا دل باغ باغ ہوکہ ایسے آڑے اوقات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صرف اور صرف وسیلہ سے کام چلانے واقعہ کا پس منظر۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ میں مجاہدین نے کافروں کے چھکے

چھڑا دیئے جب ملک شام کے اکثر اور قابلِ ذکر علاقے نصاریٰ کے ہاتھ سے نکل گئے اور مُسلمانوں نے وہاں فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑ دیئے تو بادشاہِ روم ''ہرقل'' کو بڑی تشویش و پریشانی لاحق ہوئی اس نے آخری بار ایک کاری ضرب لگانے کے لیے اپنی پوری قوت مجتمع کرنے کا ارادہ کرلیا اور کم وبیش پانچ لاکھ فوج جمع کرنے میں کامیاب ہوگیا ان میں ساٹھ ہزار وہ عرب باشندے بھی تھے جنہوں نے اپنا آبائی دین ترک کر کے نصرانیت اختیار کرلی تھی اب نصاریٰ ہی کی طرح مُشرک تھے انہوں نے میدانِ یرموک میں پڑاؤ ڈال دیا۔ لاکھوں کی تعداد کے مقابلے میں مسلمانوں صرف تیس ہزار تھے بظاہر کوئی مقابلہ ہی نہ تھا اس لیے نصاریٰ اور ان کے ہم عقیدہ عربوں کے حوصلے بڑھے ہوئے تھے مگر مجاہدین اپنی جگہ بالکل مطمئن تھے انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر پُورا بھروسہ تھا ۔جس کا اظہار انہوں نے امیرِ لشکر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ کے سامنے کیا جناب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ امیرِ لشکر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ مشرک اپنی کثرت پر نازاں ہیں اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہیں کہ وہ ناقابلِ تسخیر ہیں۔ میں ان کا یہ گھمنڈ مٹی میں ملانا اور بے غرور توڑنا چاہتا ہوں اور عملی طور پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ تعداد کی کثرت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ہم تعداد میں اگرچہ کم ہیں مگر ان کی کثرت پر بھاری ہیں۔ صورت یہ سوچی ہے کہ صرف تیس جاں باز مجاہد لے کر ساٹھ ہزار عیسائی عربوں کے مقابلے میں نکلوں اور اُن سے پنجہ آزمائی کروں اس طرح ایک غازی کے حِصہ میں دو، دو ہزار کافر آئیں گے مگر مجھے تائیدِ الٰہی پر بھروسہ ہے کہ ہم تیس آدمی ساٹھ ہزار عیسائی عربوں کو بھگانے اور تہہ تیغ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے انشاء اللہ، اگر ہم نے یہ معرکہ سَر کرلیا تو جو مقامی نصاریٰ ہیں اُن کے حوصلے پست ہوجائیں گے۔ حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ نے حیرت سے حضرت خالد کو دیکھا مگر جب دیکھا کہ وہ سنجیدہ ہیں تو اس تجوجہ روزگار، کارروائی پر باقاعدہ عمل کی اجازت دینے کے لیے تیار ہوگئے۔ مگر تیس کی بجائے ساٹھ مجاہدین میدان میں لے جانے کا حکم دیا۔

پھر دنیا نے دیکھا کہ صرف ساٹھ مجاہدین نے ساٹھ ہزار کافروں کا بڑی پامردی جراءت اور بے جگری کے ساتھ شام تک مقابلہ کیا اور دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا آخر کار وہ تاب نہ لا کر پسپا ہوا اور پانچ ہزار آدمی کٹوا کر پیچھے ہٹ گیا۔

صرف دس مسلمان شہید ہوئے، پچیس دشمن کے تعاقب میں نکل گئے اور پانچ قیدی ہوئے جو بعد میں چھڑا لیے۔ یہ واقعہ مسلمانوں کی قوتِ ایمانی، تائید ربانی پر بھروسہ، اسلام کے لیے جانفروشی اور دین کے لیے جان دینے کی زبردست خواہش کی زندگی بمائندہ مثال ہے، جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ وہ ہی قوم ایسے جوشِ جنوں، اور اعجازی انداز کا مظاہرہ کرسکتی ہے جن کے پیشِ نظر دنیاوی منفعت، یاطلبِ جاہ و شوکت اور اپنی ذات نہ ہو بلکہ کوئی اعلیٰ اور آفاقی مقصد ہو۔

فتح ونصرت کے راز کا اظہار

مذکورہ بالا فتح ونصرت کی داستان حیران کن ہے لیکن اس سے حیرانی کی ضرورت نہیں اس لیے کہ اللہ والوں کے وسیلوں سے اس سے بھی بڑھ کر بڑی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ یہاں بھی وہی وسیلہ نبی علیہ السلام کا کام آگیا۔ چنانچہ فتح ونصرت سے پہلے حضرتِ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تفصیلات ایک خط میں لکھیں اور عبداللہ بن قرط کو حکم دیا کہ یہ خط لے کر بارگاہِ فاروقی میں مدینہ طیبہ جائیں۔ اور آئندہ کے لیے ہدایات اور جوابات لے کر آئیں۔ حضرتِ عبداللہ رضی اللہ عنہ آٹھ روز بعد مدینہ منورہ پہنچے۔

عبداللہ صحابی کا عمل اور اہلسنت کی تائید

مدینہ پاک پہنچ کر حضرتِ عبداللہ اپنی ساری عملی کاروائی خود سناتے ہیں کہ میں نے اپنی اونٹنی بابِ جبرئیل علیہ السلام پر بٹھائی۔ اَتیتُ الرَّوضۃ وسلمتُ علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے دربار میں سلام پیش کیا۔ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔

وقبلت یدیہ وسلمت علیہ اور اُن کے ہاتھ چومے اور سلام کہا اور پر امیر لشکر حضرتِ ابو عبیدہ کا خط دیا۔

جنگ کی تفصیلات زبانی بھی سنائیں حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے تفصیلات سن کر کہا دشمن کی عددی برتری اور کثرت سے تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ وہی معرکہ ہے جس کی تفصیلات حضور ﷺ نے ہمیں پہلے ہی بتائی ہوئی ہیں۔ اس کا انجام مسلمانوں کے حق میں ہوگا۔ اس لیے میدانِ جنگ میں جا کر مجاہدین کو تسلی دو اور خوشخبری سنا دو کہ فتح و نصرت ان کے قدم چومے گی۔ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب لکھ دیا اور جنگی ہدایات جاری فرما دیں۔ عبداللہ وہ خط لے کر میدانِ جنگ کی طرف روانہ ہونے کے لیے باہر نکلے اور الوداعی سلام پیش کرنے کے لیے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔

اس وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں اہلِ بیتِ نبوت کے چشم و چراغ حضرتِ امام حسن، حضرتِ امام حسین، حضرتِ ابنِ عباس اور حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے اور تلاوتِ کلامِ پاک فرما رہے تھے۔ حضرتِ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے دربارِ رسالت ﷺ میں سلام پیش کیا۔ پھر حضرتِ علی رضی اللہ عنہ اور ان جملہ ہمنشینوں کو عرض کیا آپ میرے لیے میدانِ جنگ میں موجود مجاہدین کے لیے دُعا کریں۔

حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ تمہیں چاہیے تھا کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے دُعا کراتے کیا تمہیں علم نہیں کہ اُن کی دُعا فوراً قبول ہو جاتی ہی ان کی شان یہ ہے کہ بقول نبی پاک ﷺ اگر سلسلۂ نبوت جاری ہوتا تو عمر نبی ہوتے اس کے علاوہ کتنی ہی آیات اُن کی رائے اور تائید و موافقت میں نازل ہوئی ہیں۔ حضرتِ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اُن سے دُعا کروالی ہے۔ اور اب آپ سے بھی دُعا کروانا چاہتا ہوں خصوصاً جب کہ آپ حضرات روضۂ اطہر کے قریب تشریف فرما

ہیں۔ اس موقع پر حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو معنیٰ خیز نورانی دُعا کی وہ توسل کا بہترین ثبوت ہے اور اہلِ بیتِ نبوت کے عقیدے کی نمائندہ مثال ہے۔

آپ نے فرمایا

للّٰھم انا نتوسل بھذٰ ا النبی المصطفیٰ والرسول المجتبی الذی توسل به ادم فاجبت دعوته وغفرت خطیئته الا سھلت علی عبداللہ طریقه وطویت له البعید وایدتَّ اصحاب نبیک بالنصرانک سمع الدعاءَ (فتوح الشام)

''اے اللہ ہم تیرے دربار میں تیرے برگزیدہ نبی اور منتخب رسول علیہ صلی اللہ وسلم کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، آدم علیہ السلام نے جن کا وسیلہ پیش کیا تو تو نے ان کی دعا قبول کی اور لغزش معاف فرمادی یا خدا عبداللہ کا سفر آسان اور طویل راہ مختصر کردے اور اپنے نبی پاک علیہ صلی اللہ وسلم کے اصحاب کی مدد فرمایا، بے شک تو دُعائیں سننے والا ہے۔

انتباہ

اس سے بڑھ کر صحابہ واہلبیت سے ثبوت وسیلہ اور کیا چاہیے پھر وسیلہ کی برکت سے جو فتح ونصرت نصیب ہوئی وہ بھی مسلک اہلسنت کی مضبوط دلیل ہے۔

بلال بن حارث صحابی اور وسیلہ

خلاصۃ الوفاء میں ہے روی البھقی وابن ابی شیبه بسند صحیح عن مالک الدار رضی اللہ عنه وکان خازن عمر رضی اللہ عنه قال اصحاب الناس قحط فی زمان عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ استسق لامتک فانھم قدھلکوافاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرئه السلام داخبره افھم یسقون و قل له علیک الکیس الکیس فاتی الرجل عمر فاخبره فبکی عمر قال یارب ما آلوا الا ماعجزت عنه

ترجمہ مالک دار رضی اللہ عنہ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے خازن تھے کہتے ہیں کہ مدینہ شریف میں بزمانہ عہد خلافت عمر رضی اللہ عنہ قحط پڑا تو ایک شخص (جس کا نام بلال بن حارث ہے) آنحضرت ﷺ کی قبر شریف کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے پانی مانگیے وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں اس شخص کے خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ عمر کے پاس جاؤ اور سلام کہو اور یہ خوشخبری پہنچاؤ کہ پانی برسے گا لوگ سیراب ہوں گے اور ان سے یہ کہو کہ تم ہشیاری کا التزام کرو وہ شخص حضرتِ عمر کے پاس آیا اور یہ ماجرا بیان کیا حضرتِ عمر زار زار روئے اور کہا اے پروردگار ہم قصور نہیں کرتے مگر اس چیز میں کہ ہم اس میں عاجز ہوتے ہیں۔

فائدہ

اس حدیث شریف سے چند امور ثابت ہوئے ہیں۔

۱۔ توسل و استغاثہ اور عرض مدعا کے لیے مزارِ اقدس پر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے جانا۔

۲۔ حضور نبی پاک ﷺ کا عرض مستغیث و توسل سن لینا اور قبول فرمانا۔

۳۔ مستغیث کی خاطر اور تشفی فرمانا کہ خواب میں اگر اپنے دیدار و خطاب سے مشرف فرمانا۔

۴۔ مقصد براری کی بشارت

۵۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو مستغیث کی معرفت اسلام و پیغام و مژدہ بھیجنا۔

۶۔ مستغیث کا حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام و پیغام اور مژدہ کا پہنچانا جو دلیل کامل ہے صدق رؤیا اور تقریر توسل کی مزار شریف پر حاضر ہو کر۔

۷۔ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے ان سب باتوں کی تصدیق اگر مزارِ مقدس پر توسل کے لیے جانا معاذ اللہ ممنوع اور شرک ہوتا تو فاروق اعظم سے کب اس کی تصدیق اور تقریر اور قبول فرماتے بلکہ متوسل پر حاضری مزارِ اقدس اور توسل کے

بارے میں ضرور انکار فرماتے یہاں قول وفعل صحابی سے توسل بعد وصال اور توسل کے لیے مزارِ شریف پر حاضر ہونا ثابت اور محقق ہوا اور اپنے مقام میں ثابت اور مقرر و مسلم ہے کہ قول وفعل وتقریر صحابی ہے قال الشیخ عبدالحق المحدث الدهلوی فی مقدمته المشکوة اعلم ان الحدیث فی اصطلاح جمهور المحدثین یصلق علی قول النبی ﷺ و فعله وتقریره و معنی التقریرانه فعل احدا وقال شیئافی حضرت ﷺ ولم ینکره ولم نیهه عن ذلک بل سکت وقررد کذلک یطلق علی قول الصحابی وفعله وتقریره وعلی قول التابعی وفعله وتقریر ه جب حدیث سے حضورت اقدس کے مزار مقدس پر توسل کے لیے جانا اور اس توسل سے مراد کا پانا ثابت ہوا اور حدیث صریح قولی و فعلی رسول اللہ ﷺ سے ہم ثابت کریں کہ توسل جس طرح انبیاء علیہ السلام کے ساتھ جائز ومسنون یا مستحب ہے اس طرح اولیاء کرام کے ساتھ جائز ومستحب ہے اور جوامر جائز ہے اس کے لیے سفر بھی جائز ہے ثابت ہوا کہ حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہونا توسل کے لیے اور اس طرح دوسرے بزرگوں کے مزارات پر جائز بلکہ مستحب ہے بلکہ یہ اعظم قربات سے ہے شفاء الاسقام میں علامہ محقق تقی الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں حدیث مذکورہ کی نقل کے بعد ومحل الاستشهاء ومن هذا الاثر طلبه الاستسقاء من النبی صلی الله علیه وسلم بعد موته فی مدة البرزخ ولا مانع من ذلک فان دعاء النبی صلی الله علیه وسلم لربه تعالی فی بذه الحالته غیر ممتنع وقدوروت الاخبار علی ماذکرنا ونذکرطرقامنه وعلمه صلی الله علیه وسلم بسوال من یسئاله وروایضاً ومع هذین الامرین فلا مانع من ان یئسال النبی صلی الله علیه وسلم الاستسقاء کما کان یسال فی الدنیا

ترجمہ "اس اثر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عالم برزخ میں سرورِ عالم ﷺ سے

توسل اور استغاثہ کیا گیا حضور سے بارش برسانے کی طلب کی گئی اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں نہ اس کا کوئی مانع ہے اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد اور سوال کرنا اس حالت میں اور حضور کا سائل کے واسطے سفارش کرنا اور حق تعالیٰ سے دعا کر کے اس کی مراد بر لانا ممتنع نہیں ہے بلکہ اس باب میں احادیث وارد ہیں اور نیز حدیثوں سے ثابت ہے کہ عالمِ برزخ میں حضور سائل کے سوال کو سنتے ہیں حضور کو متوسل کے عرض و معروض کا بخوبی علم ہے تو جیسے حالت حیات دنیاوی میں حضور سے توسل کرتے کل مرادیں مانگتے مانند مینہ وغیرہ کے اگر عالم برزخ میں حضور سے کہ حیاتِ حقیقی حی قیوم کے ساتھ حی ہیں مرادیں مانگیں تو اس کا کوئی مانع نہیں ہے۔ خلاصۃ الکلام میں سید احمد دہلان رضی اللہ عنہ ایسا ہی فرماتے ہیں کہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے مع شئی زائد چنانچہ قال وروی البیقی وابن ابی شیبته باسناد صحیح ان الناس اصابهم قحط فی خلافته عمر رضی الله عنه فجاء بلال بن الحارث رضی الله عنه الی قبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم استسق لامتک فانهم هلکوافاتاه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام واخبره انهم یسقون ولیس الاستدلال بالرویاللنبی صلی اللہ علیہ وسلم فان رویاه انکانت حقالکن لاتثبت بهاالاحکم لامکان اشتباه الکلام علی الرائی لاشکِ فی الرویا وانما الاستدلال بفعل بلال بن حارث فی الیقظته فانه من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فاتیانه بقبرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ونداؤ ه له وطلبه ان یستسقی لامته ولیل علی ان ذلک جائز وهومن باب التوسل والتشفع والاستغاثه بهٖ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک من اعظم القربات

(اس کا ترجمہ اور خلاصہ اوپر مذکورہ ہوا)

ازالۂ وہم

بعض لوگ نجدی کے چیلے اس حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب کی بات ہے

ہم ان کے رد میں کہتے ہیں کہ یہ عام خواب نہیں نبی پاک علیہ ﷺ کی زیارت کا خواب ہے جو ہر شک وشبہ سے پاک ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے علاوہ ازیں ہمارا استدلال تو بلال صحابی کے عمل سے ہے کہ وہ خواب کے بعد اور پہلے جو کیا وہ ہمارا مدعا ہے مثلاً

ا۔ مزارات پر حل مشکلات کے لیے حاضری (۲) حضور علیہ السلام یونہی ہر صاحبِ مزار کو زندہ سمجھ کر عرض کرنا (۳) عرض کے بعد مشکل حل ہو جانا وغیرہ وغیرہ

توسل اعرابی اور صحابہ کرام

عن القبی ان اعرابیا جاء الی قبرالنبی ﷺ فقال السلام علیک یارسول الله ﷺ سمعت الله یقول ولن انهم اذظلمو انفسهم جاؤک فاستغفر والله واستغفراهم الرسول لوجدوالله توابارحيما وقدجئتک مستغفرامن ذنبي مشفعابک الی امی ثم انشاء يقول

یا خیر من دفنت فی القاع اعظمه

فطاب من طیبین القاع والاکم

روحی انصدا بقبرانت ساکنه

فيه العفافه وفيه الجودوالكرم

قال العتبى فغلتبنى بيناى فرائت رسول الله ﷺ فى النوم فقال ياعتبى الحق الاعرابى وبشره يان الله قد غفرله رواه ابن عساكر نى تاريخه وابن الجوزى فى شير العرم دالا ماهيته الله فى تونيق عرى الايمان

فائدہ

اعرابی کا مشہور قصوں میں سے اور تمام کتاب چاروں مذہب کے اماموں نے اور راویوں نے اس کو نقل کیا ہے مختلف روایتوں اور متفرق متعددہ حکایتوں سے جس سے توسل کا اثبات ظاہر و روشن ہے اور نیز زیارت اور توسل کے لیے مزار شریف پر حاضری

اوراس کا استحسان سلف سے مبرہن اور مزارات اولیاء ومشائخ کاملین اس حکم مین درباب رتوسل اس سے ملحق اور متعین اوراس کی تصریح اکابر کے کلام میں موجود اور متعین ہے شیخ جذب القلوب میں لکھتے ہیں و حکایت اعرابی کے بعد ازرحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یزیارت آمد وایں آیت راخواند مشهور است وجمیع ارباب مذاهب که تصنیف مناسک حج کروه اند ایں حکایت را آور وه استحسان نموده وبسارے ازائمه اعلام باسانیدی که وارندروایت آن کرده محمد بن جرب هلالی گوید همدینه آمدم وزیارت قبر صلی اللہ علیہ وسلم کردم وورمقابل آن ششستم ناگاه اعرابی آمد وزیارت کرو و گفت یا خیرالرسل حق سبحانه وتعالیٰ کتابے برتو فرستاد صادق ودورو ے فرموولو انهم اذ ظلمو اانفسهم جاؤک فاستغفرو الله الآیه من برتو آمده ام ستغفر از ذنوب خود ومستشفیع . بجنابِ تو دیگر یست وادیں ابیات انشانمود.

قطعه

یاخیرمن دفنت بالقاع اعظمه　　　فطاب من طیبین القاع والاکم

نفسی الفداء بقبرانت ساکنه　　　فیه العفاف وفیه الجودوالکرم

بعداز انصراف اداآنحضرت راصلی الله علیه بخواب می بینم که میفرما یدان مروراء دریاب وبشارت وه که حق تعالیٰ اور ابشفاعتِ من مغفرت دادوگناهان اورابخشید(فائده) شیخ .

توسل وعرابی اور علی المرتضیٰ:

مصباح الظلام فی المتغیثین بخیر الانام اور مواهب اللدنیه اور خلاصة الوفاء میں هے عن علی کرم الله وجهه قال قدم قلینا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلثلة ایام فرمی

نفسہ علی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحثا من ترابہ علی راسہ وقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت فسمعنا قولک ووعیت عن اللہ ماوعین عنک وکان فیما انزل اللہ علیک ولوانھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیما وقد ظلمت نفسی وجئتک تستغفرلی فنودی من القبر انہ قد غفرلک ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کی تین روز بعد ایک اعرابی آیا اور قبر شریف کو لپٹ گیا۔

اور قبر شریف سے ایک کپ مٹی لیکر اپنے سر پر رکھی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو فرمایا تھا ہم نے اسے سنا اور جو کچھ آپ نے اللہ تعالیٰ سے محفوظ رکھا ہے اسے آپ سے سیکھ کر محفوظ اور یاد رکھا آپ پر جو قرآن شریف اترا ہے اسکی ایک آیت یہ ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الیٰ آخرہ یعنی آپ کی امت جسوقت اپنی جان پر ظلم کرے یعنی کسی گناہ میں مبتلا ہو۔

پھر وہ اللہ سے استغفار کرے اور بخشش مانگے اور بخشش مانگیں ان کے لیے رسول اللہ ﷺ تو ضرور پائیں گے اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رجوع برحمت کرنے والا نہایت رحم اور مہربانی کرنے والا بے شک میں نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنی مبتلا ہوا ہوں گناہ میں اور حاضر ہوا ہوں حضور کے پاس اس لیے کہ آپ ہمارے لیے اللہ سے مغفرت چاہیے اور بخشش مانگیے۔ اسی وقت قبر شریف سے آواز آئی کہ یقینا تیری مغفرت ہوگئی اور تو بخش دیا گیا۔ اس سے بھی مزار شریف کی حاضر اور عرض اور قبولیت اور توسل کا ثبوت ظاہر ہے۔

فائدہ

یہ طریقہ اگرچہ ایک بدو کا ہے لیکن حضور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تصدیق کرنا اور اس طریقہ کو جائز رکھنا ہمارے موضوع کے عین

مطابق ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور توسل

ایک سال مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا، لوگوں نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فریاد کی۔ حضرتِ ممدوحہ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر اس میں ایک روشندان آسمان کیطرف کھول دو تا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ کرے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ خوب بارش ہوئی اور گھاس اُگی، اور اونٹ ایسے فربہ ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اس سال کو عام الفتق کہتے ہیں۔ (مشکوۃ باب المناقب)

فائدہ

حضرتِ علامہ قاضی زین الدین مراغی فرماتے ہیں کہ قحط کے وقت روشندان کا کھولنا اس وقت تک اہلِ مدینہ کا طریقہ ہے۔ وہ قبہ خضراء مقدسہ کے اسفل میں بجانب قبلہ کھول دیتے ہیں اگرچہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل رہتی ہے۔

علامہ سمہودی (متوفی ۹۱۱ ھ) لکھتے ہیں۔ ''آج کل اہلِ مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف کے گرد جو مقصورہ ہے اس کا وہ دروازہ جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارکہ کے سامنے ہے کھول دیتے ہیں اور وہاں جمع ہوتے ہیں۔ (وفاء الوفاء)

اجماعِ اُمت

حضرتِ علامہ سمہودی رحمتہ اللہ علیہ نے دسویں صدی میں یہ کتاب لکھی اور اس صدی تک مذکورہ بالا طریقہ وسیلہ اہلِ مدینہ میں موجود تک اس کے بعد نجدیوں کے دور تک یہی طریقہ جاری رہا۔ اسی سے ثابت ہوا کہ وسیلہ کا طریقہ سنت صحابہ کے علاوہ تمام امت کا اجماعی اور متفق علیہ ہے اس کا منکر صرف اور صرف نجدی وہابی ہے یا پھر آج اس کے چیلے اور بس،

انتباہ

حضرتِ ام المؤمنین رحمتہ اللہ علیہا کا یہ فرمان وسیلہ اور توسل کے واسطے تھا یعنی دعا چاہنا آنحضرت ﷺ سے اور دریچہ کا کھلوانا اشارہ و تفاؤل تھا فتح باب مقصود اور دعائے حضرت عین رحمت وجود ہے۔

عقائد و مسائل اہلسنت کا حل

(۱) قحط کے دفاع کا طریقہ صلوۃ الاستسقاء ہے لیکن صحابہ تابعین نے اس کے بجائے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ہاں فریاد لے جانا خیر القرون سے جاری ہے اور یہی طریقہ اہلسنت کو نصیب ہے۔

(۲) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بجائے روکنے کے اہلسنت کے دوسرے مسئلہ پر مہرِ ثبت فرمائی کہ انہیں مزار رسول اللہ ﷺ پر حاضر ہو کر اظہار مقصد کے بجائے مزار سے اینٹ ہٹانے کا حکم فرمایا تاکہ عوامِ اہلسنت کو سہولت نصیب ہو کہ مزارات پہ حاضری تمہارا کام ہے پھر مشکل حل کرنا اللہ عزوجل کا فضل و کرم خود بخود ہوگا وہ کریم ہے بہانہ، حیلہ وسیلہ بنانا نہ چھوڑو کام بن جائے گا کیونکہ

رحمتِ حق بہانہ می جوید بہا می جوید

وسیلہ کا طریقہ اہلِ اسلام کا اجماعی ہے۔"

آخری التماس

فقیر نے صحیح احادیث سے ثابت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے وسیلہ کا ثبوت باہم پہنچایا ہے، اقوالِ المجتہدین اور تصریحات محدثین وفقہاء وعلماء عمداً نہیں لکھے کیونکہ نجدی پرست اور محمد بن عبدالوہاب کے چیلے اگرچہ حقیقۃً قرآن و احادیث کو بھی نہیں مانتے کیونکہ جو آیت وحدیث ان کے مذہب کے خلاف ہوگی اس کی غلط سلط تاویل کرتے ہیں اور علماء وفقہا کو کسی قطار میں شمار نہیں کرتے وہ سوائے ابن تیمیہ کے کسی کو کچھ سمجھتے ہی بلکہ وہ سوائے اپنے اور اپنے رنگ کے علماء وعوام کو مشرک و بدعتی اور کافر کہتے ہیں۔ اہلِ اسلام عوام ان کے ریال بے حال کی لالچ میں سمجھتے ہیں کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں وہی حق ہوگا حالانکہ بفتوائے امام شافی ودیگر جمہور علماء کرام ومفتیانِ عظام ابنِ تیمیہ ومحمد بن عبدالوہاب نجدی کو خوارج فرقہ کے افراد کہتے ہیں فقیر اہلِ اسلام عوام سے اپیل کرتا ہے۔

کہ صحابہ کرام سے بڑھ کر کوئی ہدایت یافتہ نہیں ہوسکتا ان کے متعلق فقیر نے کافی مواد جمع کر کے آپ حضرات کی نذر گزارا ہے اب آپ کے اختیار میں ہے کہ ریال بے حال کی لالچ میں آخر صحابہ کرام وجملہ اہلِ اسلام کے طریقہ کو نہ چھوڑیں اسی میں آخرت کی فلاح وبہبودی ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

وصلی اللہ علیہ خیر خلقہ سید المرسلین وعلی آلہ الطیبن واصحابہ للطاھرین اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان

۹ ذیقعد ۱۴۲۱ھ بروز اتوار